بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ١٦٧٩

ملک و ملّت دونوں خطرہ میں

حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی حسنی ندوی صاحب

ذیل کا مضمون حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کا وہ فکر انگیز، خطبۂ افتتاحیہ ہے جو اتحاد ملّت کانفرنس منعقدہ ۲۳، ۲۴ مئی کے موقع پر پڑھا گیا قدرے تلخیص کے ساتھ ہدیۂ ناظرین ہے۔

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس وقت ہمارا ملک اور ہماری ملّت دونوں ایسے خطرات و مصائب اور ایک ایسی صورت حال سے دوچار ہیں، جو ملکوں اور ملتوں کی زندگی اور تاریخ میں بعض اوقات صدہا برس کے بعد اور بعض اوقات اس سے بھی زائد عرصہ کے بعد پیش آتی ہے اگر اس کی جلد خبر نہ لی گئی، تو پہلے یہ ملّت اپنے تشخص اپنی مذہبی آزادی، اپنی ثقافت و تہذیب اور اپنے عزیز سرمایہ (معابد و مدارس علمی ذخیرہ اور زبان و ادب) سے محروم ہوگی، پھر یہ وسیع اور شاندار ملک مکمل طریقہ پر تباہ ہوکر رہ جائے گا، بغض و عناد، بدگمانی اور بے اعتمادی کی،

www.abulhasanalinadwi.org

فضا، انسانی جان اور عزت و آبرو کی بے وقعتی مردم آزاری و آدم بیزاری، عقل پر جذبات کی حکمرانی دور اندیشی پر کوتاہ اندیشی کا غلبہ، ملکی مفاد پر ذاتی اغراض کی ترجیح، جذبات کے پیچھے بہہ جانے، اور کھوکھلے نعروں کے پیچھے دیوانہ بن جانے کی عادت، ایک ایسا زہر ہے جو بڑی سے بڑی قوم اور ملک کی ہستی کا خاتمہ کر دیتا ہے، اور اس کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے، فرقہ وارانہ فسادات، تنگ نظری، مفاد پرستی، حد سے بڑھا ہوا احساس برتری، جذبات سے مغلوب ہو جانے، روئی کی طرح جلد آگ پکڑ لینے اور بارود کی طرح بھک سے اڑ جانے کی صلاحیت، کسی ایک میدان میں محدود اور کسی ایک فرقہ کے ساتھ مخصوص نہیں رہ سکتی، نفرت و اقتدار کی بڑھی ہوئی ہوس کی آگ کو اگر جلانے کے لیے ایندھن نہ ملے تو وہ خود کھانے لگتی ہے، دور جاہلیت کے ایک حقیقت پسند عرب شاعر نے عرصہ ہوا کہا تھا ؎

وَالنَّارُ تَأْكُلُ نَفْسَهَا ــــــ اِنْ لَمْ تَجِدْ مَا تَأْكُلُ

(آگ اپنے کو کھانے لگتی ہے اگر اس کو کچھ اور کھانے کو نہ ملے)

ملک کی سیاسی جماعتیں ہر مسئلہ کو سیاسی نقطۂ نظر سے دیکھنے، جماعتی نفع و نقصان اور انتخابات میں ہار جیت کے پیمانے سے ناپنے کی عادی اور پابند ہو چکی ہیں، وہ تخریب میں اپنی تعمیر، تفریق میں اپنا اتحاد اور دوسروں کے نقصان و مصیبت میں اپنا فائدہ اور اپنی ترقی سمجھتی ہیں، جس ملک میں انسانی جان اتنی ارزاں ہو کہ موہوم سیاسی مقاصد، محدود ذاتی اغراض، اور عارضی اور مشکوک اقتدار کی خاطر سیکڑوں ہزاروں ہم وطنوں کی جان لی

www.abulhasanalinadwi.org

جا سکتی ہو، جہاں ایک نعرہ، ایک تقریر، اور ایک اشتہار پر دیکھتے دیکھتے بیسیوں گھر بے چراغ اور سیکڑوں بچے اور عورتیں لاوارث کی جا سکتی ہوں، تنگ نظر اور مفاد پرست فرقہ وارانہ قیادت، احیاء پرستی کے جذبہ، غلط تاریخ اور غلط تعلیم و تربیت، غیر دیانت دار اور وطن دشمن صحافت (پریس) روزانہ نفرت و عداوت کے زہر کی ایک بڑی مقدار اس ملک کے علاقوں، کروڑوں باشندوں کے دل و دماغ میں اتارتی رہتی ہے، اس نے تصویر کا صرف ایک ہی رُخ پیش کرنے کی قسم کھائی ہے، اس نے ہماری نئی نسل کے دماغوں کو اتنا مسموم کر دیا ہے اور اس کو اتنا بے برداشت، غضب ناک اور زود رنج بنا دیا ہے اور اس میں مشتعل ہو جانے کی ایسی صلاحیت پیدا کر دی ہے کہ سارا ملک بارود کی ایک سرنگ کی طرح ہو گیا ہے جس کو ایک ذرا سے اشارے سے ہر وقت اڑایا جا سکتا ہے۔

اسی سلسلہ کی چند ہند واحیائیت HINDU REIRIVALISAM کی تحریک ہے، سیکڑوں اور ہزاروں برس کی سوئی ہوئی بلکہ مری ہوئی تاریخ کو، دوبارہ جگانا اور زندہ کرنا، جو تبدیلیاں صدیوں پہلے (اچھی یا بری) ہوئیں اور ان کو اس ملک کے حقیقت پسند، فراخ دل، اور غیرت مند شہریوں نے صدیوں گوارہ کیا، ان کے سفر کو پہلے قدم سے شروع کرنا اور ان کی تلافی کی کوشش اس ملک کو نئے مسائل و مشکلات سے دوچار کرے گی، جن کا مقابلہ کرنے کی اس ملک کو نہ فرصت ہے نہ ضرورت، اور اسی طرح حکومت انتظامیہ اور دانش ور طبقہ کی توانائی بے محل صرف ہوگی۔ جس کی ملک کو اپنے تعمیری کاموں،

www.abulhasanalinadwi.org

سالمیت اور استحکام میں ضرورت ہے، تاریخ ایک سویا ہوا شیر ہے، اس کو جگانا نہیں چاہیئے اس کے پاس سے خاموشی سے نکل جانا چاہیئے، تاریخ کو الٹا سفر کرانا اور ماضی کے گڑے ہوئے مردوں کو اکھاڑنے کی کوشش کرنا (عبادت گاہوں کی تبدیلی وغیرہ) کوئی عاقلانہ فعل نہیں ہے اور اس وقت ملک کو جن حقائق اور مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس میں اس کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہے، اس سے ملک نئی نئی مشکلات اور غیر ضروری نزاعات میں پڑ جائے گا اور وہ ترقی پذیر زمانے کا ساتھ نہیں دے سکے گا۔

انگریزوں نے (چونکہ وہ سات سمندر پار آ کر اس ملک پر حکومت کر رہے تھے جن کا ان کو کوئی استحقاق نہ تھا، اور وہ اپنی حکومت کو صرف خوف و رعب کے ذریعے ہی قائم رکھ سکتے ہیں، پولیس کی شکل میں ایک ایجنسی قائم کی جو لوگوں پر حکومت کا خوف و رعب قائم کر سکے اور وہ ہمیشہ اس سے لرزہ براندام رہیں اور اپنی عزت و عافیت کی خیر منائیں، انہوں نے نہ صرف اس میں کام کرنے والوں کی اخلاقی تربیت سے اعراض کیا، بلکہ اس کو اس کے برعکس ایسی تعلیم دی۔ اور اس کو اس کی کامیابی کا معیار قرار دیا، جس سے ہر شریف آدمی اور باعزت انسان ڈرتا ہے۔

جب خود ہندوستانی اور اہل ملک، ملک کی حکومت اور انتظامیہ پر فائز ہیں تو ان کو پولیس کی انسانی و اخلاقی تربیت کرنی چاہیئے۔ ان میں خدمت و اعانت اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے اور پولیس کو ایک ایسے شریفانہ ادارہ اور ہمدرد انسان اور اپنے ہم وطنوں کے خادم کی شکل میں تبدیل کر دینے

www.abulhasanalinadwi.org

کی کوشش کرنا چاہیئے کہ لوگوں کا ان کے بارے میں تصور و تاثر بدلے اور وہ ان کے بارے محافظ و معاون سمجھیں، ان کے دائرہ اثر میں کوئی فرقہ کسی فرقہ کے ساتھ کوئی فرد کسی فرد کے ساتھ زیادتی نہ کر سکے، اور وہ فرقہ وارانہ فسادات اور ظلم و تعدی کے راستے میں (خواہ وہ کسی فریق کی طرف سے ہو) سد سکندری بن جائیں۔

آخر میں لیکن پوری وضاحت و صراحت اور اہمیت و تاکید کے ساتھ یہ حقیقت پسندانہ اور خیر خواہانہ مشورہ کہ مسلمانوں کے پرسنل لا میں مداخلت اور کسی ایسے اقدام اور تعاون سازی سے مطلقاً پرہیز و احتیاط کی جائے۔ جس کو مسلمان اپنے دین میں مداخلت اور دستور ہند کی دی ہوئی آزادی کی تنسیخ کا مرادف سمجھیں دنیا کے بہت سے ان ملکوں سے جہاں مسلمانوں کی اکثریت پائی جاتی ہے، یہاں مختلف اسباب کی بناء پر (جن سے بحث کرنا بے سود اور واقعات کی منطق کے خلاف ہے) زیادہ مذہبیت اور دینی احساس و حمیت پائی جاتی ہے اس لئے یہاں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے اور ملک کی اس عظیم ترین اقلیت کی (جس کو ملت کہنا زیادہ صحیح ہوگا) مذہبی آزادی میں (جو جارحانہ OFFENSIVE اور امن عامہ کے خلاف نہیں) اس کے پرسنل لا میں جو اس کے مذہب کا جز ہے، اس کی مذہبی تعلیم اور اس کے مرکزوں اور اداروں میں جو ملک کے لئے مضر ہونے کے بجائے تعلیم و تہذیب پھیلانے اور دوسرے ملکوں میں اس ملک کا نام بلند کرنے کا ذریعہ ہیں۔ کسی نام یا کسی انتظامی قانون کی بناء پر مداخلت کرنا اس

www.abulhasanalinadwi.org

اقلیت کے دل و دماغ میں (جو بعض ملکوں کی پوری آبادی سے زیادہ تعداد میں ہے) بے اطمینانی و بے چینی پیدا کرنے کا باعث ہوگا اور ملک کی تعمیر و ترقی اور اس کے حصول کے لئے مخلصانہ جد و جہد اور تعاون پر اثر انداز ہوگا۔

اس ملک کا اخلاقی انحطاط اپنے آخری نقطہ کو پہنچ گیا ہے، دولت پیدا کرنے کے جذبے نے اور تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ کما لینے کے شوق نے جنون کی شکل اور سرسام HYSTERIA کی کیفیت اختیار کر لی ہے اور سب پر دولت کمانے اور زیادہ سے زیادہ منفعت حاصل کرنے کا بھوت سوار ہوگیا ہے، یہ جذبہ ملک کے ہر مفاد اور ہر ملکی و سیاسی مصلحت سے بے پرواہ اور بے نیاز ہے، وہ مذہب و اخلاقیات، شرافت و معقولیت، شہریت اور آئین سب کے حدود پھلانگ گیا ہے، ہر محکمہ میں سخت بدنظمی، ہر شعبہ میں سخت ابتری، ہر موڑ پر لاقانونیت کا دور دورہ اور رشوت ستانی کی گرم بازاری ہے، انتہا یہ ہے کہ لوگ عاجز آکر انگریزوں کے دور کی باقاعدگی اور زندگی کی سہولتوں کو یاد کرنے لگے ہیں اور بعض اوقات اس دورِ غلامی کو اس دورِ آزادی پر ترجیح دینے لگتے ہیں یہ کسی ملک کے لیے ننگ و عار کا آخری درجہ اور صاحبِ اقتدار جماعت کی ناکامی اور نااہلی کی آخری دلیل ہے، کہ لوگ بدیسی حکمرانوں اور ملک کی عزت کو خاک میں ملانے والوں کو یاد کرنے لگیں۔

ملک و معاشرہ کی موجودہ صورت حال کی (دل پر ہاتھ رکھ کر) یہ تاریک

www.abulhasanalinadwi.org

لیکن مطابق واقعہ تصویر سامنے لانے کے بعد (جو اس موقر مجلس کے لئے اگرچہ ضروری نہ تھی لیکن افادیت سے خالی بھی نہ تھی)، تاکہ اس ملّت کو جس کی اپنے پیغام کار منصبی اور اپنے تشخص وخصوصیات کے تحفظ کے سوا، اپنے معاشرہ اور ماحول اور اپنے مسکن و وطن کی خدمت وحفاظت کی بھی مدد دے جس میں صلاحیتوں کو صرف کرنے اور اپنی حب الوطنی انسان دوستی اور شرافت کا ثبوت دینے کا موقعہ ہو۔

پھر یہ امّت ہے جس کے متعلق (قرآن وحدیث کی روشنی میں) کہنے والے نے سچ کہا ہے کہ ؏

ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

اور اس احتساب کے ماسوا دنیا کی تعمیر نو کی بھی ہر زمانہ میں اس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس لئے اسی شاعر کا یہ کہنا بے جا نہیں کہ ؏

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرہ کے افراد کو ایک کشتی کے سواروں سے تشبیہ دی ہے، جس میں پست حال مکینوں اور مرفہ الحال بالانشینوں کی کوئی تفریق نہیں، اگر اس کشتی میں کسی مسافر کی ناعاقبت اندیشی سوراخ کردے اور پانی آنے لگے، تو پھر اس کشتی کا کوئی مسافر بچ نہیں سکتا، اور وہ کشتی ڈوبے گی تو سب ڈوبیں گے، ہم سب ایک کشتی کے سوار ہیں، لیکن اس سوراخ کا بند کرنا ہماری حب الوطنی اور حقیقت پسندی کا بھی تقاضہ ہے اور ہمارے اس منصب احتساب اور فلاح انسانیت کے

www.abulhasanalinadwi.org

فکر کا بھی جو ہمارے مذہب نے ہم پر عائد کی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ،
شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ۔

"اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی۔"

اللہ تعالیٰ نے اس قلیل التعداد و مختصر جماعت مہاجرین کو جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں آئی تھی، اور چند سو سے زیادہ اس کی تعداد نہیں تھی، قعر مذلّت و ضلالت میں گرتی ہوئی دنیا اور جان بلب انسانیت کی چارہ سازی اور سچائی پر مامور فرمایا اور دعوت و ہدایت کا کام کرنے اور اصلاح و استقامت کا نمونہ بننے اور اتحاد و تعاون کی تاکید فرمائی اور ان لفظوں سے اس کو خطاب کیا، جو تاریخ انسانی بالخصوص ساتویں صدی مسیحی کی تاریخ پڑھنے والے کو عالمِ حیرت میں پہنچا دیتے ہیں۔

إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ
كَبِيرٌ ؎

اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے ؎ تو دنیا میں بڑا فتنہ برپا ہوگا اور بڑا فساد پھیلے گا۔

اس شاخ پر تبصرہ کرنے کے بعد جس پر تقدیر و حکمتِ الٰہی سے اس ملّت کا نشیمن واقع ہے، اور ان خطرات کی نشاندہی کے بعد جو واقعات اور حقائق کی شکل میں اس کو درپیش ہیں، ہم اس نشیمن کو درپیش خطرات

www.abulhasanalinadwi.org

کے بارے میں بھی کچھ عرض کریں گے جو قیاسات نہیں، مشاہدات اور تجربات کی شکل میں دیکھنے والوں کے سامنے ہے۔

(۱) اس ملت کے لئے واسطہ جس کے لیے خدائی تعلیم اور ایک مقبول و متعین دین پر صرف جینا اور مرنا ضروری بلکہ اپنی اولاد و نسل کے بارے میں بھی یہ انتظام اور اطمینان ضروری ہے کہ وہ بھی اسی خدائی تعلیم اور مقبول و متعین دین پر زندگی گذارے گی اور سفرِ آخرت اختیار کرے گی، اس لئے جہاں یہ کہا گیا ہے کہ

وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

اور نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ (آل عمران)

وہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ (التحریم)

اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے۔

ایسی ملت کی ذمہ داری اس ملک میں بہت بڑھ جاتی ہے جہاں لازمی طور پر کوئی ایسا نظام اور نصاب تعلیم جاری ہو، جو اسلام کے بالمقابل عقائد کی تعلیم دیتا ہو، اور جس کے مضامین اور مندرجات توحید و رسالت کے بنیادی اسلامی عقائد کے منافی اور شرک و تثلیث کے اعلانیہ داعی اور مبلغ ہوں جہاں مسلمان بچے بھی کسی دوسری مذہبی قوم کی ڈیو مالا،

www.abulhasanalinadwi.org

MYTHOLOGY پڑھنے پر مجبور ہوں، جس کا یقین کرنے سے کوئی مسلمان (تاویل اور تکلیف کے ساتھ بھی) مسلمان نہیں رہ سکتا، جہاں نصابِ تعلیم، طرزِ تعلیم، رسوم و مظاہرات، لٹریچر، پریس، ذرائع ابلاغ (ریڈیو اور ٹی وی) کے ذریعے نہ صرف ذہنی اور ثقافتی نسل کشی کی کوشش کی جارہی ہے بلکہ مذہبی و اعتقادی نسل کشی کی بھی، اس لئے مسلمانوں کو اپنی آئندہ نسل اور اولاد کو اعتقادی، ایمانی اور ذہنی طور پر مسلمان رہنے کا انتظام کرنا ہوگا، اور ان کی بنیادی دینی تعلیم کی ذمہ داری قبول کرنی ہوگی اور اس کے لئے ان کی صحت اور ضرورت کے وقت علاج، لباس اور عام تعلیم سے زیادہ اس کی فکر اور اہتمام کرنا ہوگا، اور خدا کے ایک برگزیدہ پیغمبر اور پیغمبر زادہ حضرت یعقوبؑ کی طرح ان کو اپنی اولاد کے بارے میں وہی اطمینان حاصل کرنا ہوگا جو خدا کے اس پیغمبر نے اپنے فرزندوں کے بارے میں (جو تین تین پیغمبروں کی اولاد تھی) یہ کہہ کر حاصل کیا تھا کہ

(مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ" (تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟) اور انہوں نے جواب دیا تھا کہ" نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ" (ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبودوں کی عبادت کریں گے، جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں) (الانعام)

اس کے لئے ہندوستان کی ملّتِ اسلامی کو اپنی اولاد اور اپنی نئی نسل

www.abulhasanalinadwi.org

کی بنیادی دینی تعلیم کی ذمہ داری، غذا اور ضروریات زندگی کی فراہمی کے برابر بلکہ (نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے) ان سے زیادہ ہی قبول کرنی ہوگی، اس کے لئے آزاد مکاتب اور مدارس کا قیام، گھروں میں دینی ماحول پیدا کرنے، خواتین و مستورات (ماؤں اور بہنوں اور بزرگ بیبیوں اور مربیات) کے ذریعہ بنیادی عقائد سے واقف اور پیغمبروں اور خصوصیت کے ساتھ خاتم الرسل اور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سیرت سے نہ صرف آشنا اور متعارف بلکہ گرویدہ اور معتقد بنانے کی کوشش کرنے اور ایمان و توحید کی محبت اور کفر و شرک سے وحشت اور دہشت کو گھٹی میں اتار دینے کی بھی ضرورت ہوگی۔

دوسری طرف ان کی اردو کی تعلیم کا بھی انتظام کرنا ہوگا اور اس میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرنی ہوگی جس میں وہ دینی، علمی و ثقافتی سرمایہ اور ذخیرہ ہے جو عربی زبان کے بعد کسی مسلمان ملک کی زبان میں نہیں ہے (اور بعض حیثیتوں سے وہ بعض شعبوں میں اس سے بھی فائق ہے) اس زبان سے مسلمان نسل کا یکسر ناآشنا ہو جانا اور اس میں لکھنے پڑھنے ہی نہیں اس کے سمجھنے کی صلاحیت سے بھی محروم ہو جانا ایک ذہنی و لسانی نسل کشی کے مترادف ہے، جو اس کو اپنے ماضی سے، اپنے تمدّن اور تہذیب سے یکسر ناآشنا بنا دے گا، اسی سلسلہ میں رسم الخط کا مسئلہ بھی آتا ہے، اس کی تبدیلی بھی کسی قوم کے اپنے قدیمی علمی و تہذیبی سرمایہ اور اپنے اسلاف کی محنتوں اور اپنے ماضی سے رشتہ کاٹ لینے کی مرادف ہے، اور جیسا کہ فلسفی مورّخ (

www.abulhasanalinadwi.org

TOYANBEE نے لکھا ہے کہ:

"کتب خانۂ اسکندریہ کے مسلمان عرب فاتحین کے نذر آتش کر دینے کی روایت صحیح ہو یا غلط، اب ایسے کسی ذخیرہ کو نذر آتش کرنے اور برباد کر دینے کی قطعاً ضرورت نہیں رسم الخط SCRIPT کو بدل دینا کافی ہے"۔

اس لئے اردو رسم الخط کے قائم اور باقی رہنے پر اصرار و استحکام، اس کے باقی رکھنے کی جدوجہد کی بھی ضرورت ہے، اور اس کی تعلیم کے بندوبست اور اس کے مراکز قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کا جزو ہے کہ ان کا عائلی قانون FAMILY LAW اسی خدا کا بنایا ہوا ہے جس نے قرآن اتارا اور عقائد و عبادات کا قانون عطا کیا، سارا قرآن مجید تصریحات سے بھرا ہوا ہے مسلمان اس عقیدہ پر ایمان لانے پر مجبور ہیں، اور اس کے بغیر وہ مسلمان نہیں رہ سکتے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ قانون خدائے علیم و خبیر کا بنایا ہوا ہے، جو انسان کا بھی خالق ہے اور اس کائنات کا بھی، اس کی فطری ضرورتوں اور کمزوریوں، دونوں سے واقف ہے، وہ فرماتا ہے:

الا یعلم من خلق ط وھو اللطیف الخبیر ۵

کیا وہی آگاہ نہ ہوگا جس نے پیدا کیا ہے؟ وہ تو (بڑا ہی) باریک بیں اور (پورا) باخبر ہے۔

اسی طرح وہ زمانہ کا بھی خالق ہے ہمارے لحاظ سے ماضی، حال و مستقبل کی تقسیم کتنی ہی صحیح اور ضروری ہو، اس کے لحاظ سے سب ماضی ہی ماضی ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

اس لیے ایک بار یہ مان لینے کے بعد کہ وہ خدا کا بنایا ہوا قانون ہے، جو ایک زندہ جاوید امّت اور ایک عالمگیر اور دائمی شریعت کے لیے بنایا گیا ہے، تو ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت کا مطالبہ ایک کھلے منطقی تضاد اور جہاں تک مسلمان کہلانے والے اشخاص کا تعلق ہے، ایک اعتقادی و عملی نفاق کے سوا کچھ نہیں۔

پھر معاملہ صرف ایمان بالغیب اور مذہبی عقیدت اور عصبیت کا نہیں، اس قانون کے مکمل، متوازن، اور عادل ہونے اور زمان و مکان کی تبدیلی پر حاوی ہونے کے عقلی و علمی شواہد اور مسلم و غیر مسلم مشرقی و مغربی فضلاء، اور جری و انصاف پسند مقنّنین کے واضح اعترافات اور علمی تجربے اتنے ہیں کہ کوئی "شپرہ چشم" ہی ان سے انکار کر سکتا ہے، اس موضوع پر متعدد نامور فضلاء نے قلم اٹھایا ہے، اور بڑا قیمتی مواد جمع کر دیا ہے۔

ہندوستان میں جب یہ مسئلہ اٹھا اور دیکھنے والوں کو یہ نظر آیا کہ افق پر خطرہ کی علامتیں نمایاں ہو گئی ہیں، اور یہ بادل جو ابھی کسی کسی وقت گرجتا ہے کسی وقت ضرور برسے گا، تو انھوں نے "مسلم پرسنل لاء بورڈ" کے نام سے، دسمبر ۱۹۷۲ء میں اسی بمبئی میں ایک متحدہ پلیٹ فارم بنایا، جس سے وقتاً فوقتاً قانون سازی کی نوعیت اور اس کے رخ کا جائزہ لیا جاتا رہے، تاکہ اچانک ان پر یہ، یا کوئی دوسرا مسئلہ "شبخون" نہ مارنے پائے، یہ ایک ایسا نمائندہ بورڈ تھا جس کی مثال اپنی وسعت اور عمومیت اور مختلف مکاتبِ خیال کی نمائندگی کے لحاظ سے تحریکِ خلافت کے بعد نہیں ملتی، ۱۹۴۷ء کے بعد اتنے

www.abulhasanalinadwi.org

بڑے اجتماعات دیکھنے میں نہیں آئے، اس بورڈ کی تشکیل اور اس کے ان، شاندار اور بے نظیر جلسوں کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ حکومت اور مسلم پرسنل لاء میں اصلاح وترمیم کی آواز بلند کرنے والے حضرات کو ہوا کا رخ معلوم ہوگیا، اور اتنا ثابت ہوگیا کہ مسلمان اس مسئلہ پر صد فی صد متفق ہیں، اس لئے دانشمندی حقیقت پسندی، اور انتخابی سیاست کا بھی تقاضہ ہے کہ اس مسئلہ کو اٹھانے میں احتیاط کی جائے، لیکن ذہنیتوں اور نیتوں کا مطالعہ فرقہ وارانہ اور سیاسی جماعتوں کا مشاہدہ اور مجالس آئین ساز کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس کے بارے، میں کلی اور دائمی طور پر مطمئن ہونے کا جواز نہیں، ایسے مسائل کے بارے میں ہمیشہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے ؎

یک لحظہ غافل بودم وصد سالہ راہم دور شد

آخر میں اصلاحِ معاشرہ کا نمبر آتا ہے، ہندوستانی مسلمانوں نے اپنے گھر اور خاندانوں کے ماحول میں اللہ کے بتائے ہوئے اور اللہ کے رسول کے برتے اور سکھائے ہوئے عائلی قانون (رشتہ داروں کے حقوق وفرائض، تقسیم میراث، نکاح وطلاق، اور شادی بیاہ کے طریقوں) کے بارے میں سخت خودرائی، انحراف، رسم ورواج کی پابندی اور ہمسایہ قوم کی پیروی ونقالی سے کام لیا ہے، شادی میں حد درجہ کا اسراف وفضول خرچی، نمود ونمائش، حدودِ شرعیہ سے تجاوز اور آخر میں لڑکی والوں سے بڑھے چڑھے جہیز کا مطالبہ رواج پا چکا ہے (جس کو کہیں تک، اور کہیں ''گھوڑا جوڑا'' کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے) یہ رسم ورواج غیر اسلامی اور غیر شرعی ہی نہیں بلکہ ''جاہلیتِ حاضرہ''

www.abulhasanalinadwi.org

کی پیروی، غیر مسلموں کی اندھی تقلید اور دولت پرستی اور ریلیہ کی حد سے بڑھی، ہوئی لالچ کا وہ مظاہرہ ہے جو نہ صرف بے برکتی کا باعث بلکہ بہت جگہ قابلِ نکاح لڑکیوں کے بیٹھے رہنے اور ان کے والدین اور سرپرستوں کی اس پریشانی کا سبب، جو بعض اوقات اور بعض مقامات پر خودکشی کر لینے اور زہر کھا لینے تک پہونچا دیتا ہے۔

اس صورتِ حال کے خلاف ایک مؤثر ملک گیر اصلاح معاشرہ کی مہم چلانے کی ضرورت ہے جو مساجد سے شروع ہو کر انجمنوں، شہروں، قصبات اور محلّے محلّے پھیلے، اور وہ مسلمانوں کی زندگی اور معاشرہ، اقدار و معیار — عزّت و شرافت، اور احساس و شعور میں انقلاب برپا کردے، اور وہ ان رسوم جاہلیت، تقابل اور تفاخر کے غیر اسلامی طریقوں اور مظاہروں سے توبہ کر کے دین حنیف اور صحیح اسلامی و نبوی منہج حیات کو اختیار کریں۔

وما ذالك على الله بعزيز۔

ملّت کے بارہ میں ہم اس محدود اور قیمتی وقت میں انہیں چند نکات اور پہلوؤں پر اکتفا کرتے ہیں، اور حاضرین باتمکین سے جو نہ صرف صاحبِ فکر و مطالعہ ہیں۔ بلکہ اصلاحی و اجتماعی، دعوتی و فکری، میدانوں سے تعلق رکھتے ہیں، یہ کہہ کر اس بحث کو ختم کرتے ہیں کہ ؎

تو خود حدیثِ مفصّل بخواں ازیں مجمل

لیکن پھر ایک بار دل پر ہاتھ رکھ کر اور جگر تھام کر کہنا پڑتا ہے، کہ ملک کو تباہی سے بچانے اور اس کے معاصر دنیا اور تاریخ میں وہ مقام حاصل نہ

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے کے لئے جو اس کی وسعت، کثرت آبادی، وسائل وذخائر، شاندار تاریخ اور ایک ایسی ملت اور دین کی موجودگی میں شایانِ شان ہے، جس کی بنا پر اس کو خیر امت اور جس کے دین کو نعمت خداوندی اور آخری پیغام آسمانی کہا گیا ہے کہ:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ (المائدۃ)

آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین، اور پورا کیا تم پر میں نے اپنا احسان اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔

اگر یہ ملت ملک کو بچانے کی جد وجہد کرنا تو الگ رہا، اپنے مسائل کو بھی مؤثر طریقہ پر پیش کرنے ملک کی اکثریت اور صاحب اقتدار جماعت کو ان حقائق سے آشنا، اور ان ضروریات اور کاموں کی تکمیل کے لیے آمادہ کرنے سے بھی قاصر رہی، اور اس سے بھی چڑھ بڑھ کر وہ ابلاغ عامہ کے ذرائع اور پریس تک بھی اپنی ضروریات، احساسات، اور جذبات کو نہیں پہنچا سکی، جو ایک شہری، اور اس سے زیادہ اتنی بڑی اقلیت، کا حق ہے جو ملک کے پورے سیاسی، انتظامی، فکری و اخلاقی، ڈھانچہ کو (اگر اس میں اتحاد، عزم اور علم و سلیقہ ہو) متاثر کر سکتی، اور اس کو بنا اور بگاڑ سکتی ہے، تو اس کو کسی معنی و مفہوم میں آزاد اور ایک جمہوری و نا مذہبی (سیکولر) ملک کی باعزت اکائی، نہیں کہا جا سکتا۔

القادر پرنٹنگ پریس فون ۔ ۷۷۲۳۲۷۳۸

www.abulhasanalinadwi.org